فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا عورت بھی سجدہ اور جلسہ میں پاؤں کھڑا رکھے گی؟

جواب: جی ہاں، مرد کی طرح عورت بھی پاؤں کھڑا رکھے گی۔ رکوع اور سجدے کا جو طریقہ مرد کے لیے ہے، وہی عورت کے لیے ہے، فرق پر کوئی دلیل نہیں۔

❁ فرمان نبوی ہے:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي ''میری طرح نماز پڑھیں۔''

(صحيح البخاري :631)

آپ ﷺ کا یہ فرمان عام ہے، ہر مرد و عورت کو شامل ہے، کسی صحیح مرفوع یا موقوف روایت میں بھی مرد و عورت کے طریقۂ نماز میں فرق ثابت نہیں ہے۔ شریعت نے نماز کے بعض مسائل میں عورتوں کے لیے مخصوص احکام صادر کئے ہیں، مثلاً لباس، امام کو لقمہ دینے کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا، امامت کی صورت میں صف کے درمیان کھڑے ہونا، صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا وغیرہ وغیرہ، لیکن یہ صورتیں شرعی دلائل کی روشنی میں مستثنیٰ کی گئی ہیں، نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ان کا طریقۂ نماز سے کوئی تعلق نہیں۔

❁ حنفی مذہب کی معتبر ترین کتاب میں لکھا ہے:

''ہر ایک حکم، جو مردوں کے لیے ثابت ہو، وہی حکم عورتوں کے لیے بھی ثابت ہوتا ہے، کیونکہ عورتیں مردوں کی نظائر ہیں، سوائے اس حکم کے، جس پر کوئی (خاص) نص وارد ہو جائے۔''

(البحر الرائق لابن النجیم الحنفي :43/1)

سوال: روایت: ''جو بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو، وہ رکوع اور سجود میں اپنی سُرین نہ اٹھائے، کیونکہ رکوع وسجود میں سرین کو اٹھانا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔'' کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: یہ روایت بے سند و بے اصل ہے، کسی معتبر کتاب میں اس کا ذکر نہیں۔

سوال: سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہر سورت کا حصہ ہے۔ (مسلم : ۴۰۰) جب بھی کوئی سورت ابتدا سے تلاوت کی جائے گی، تو اس سے پہلے بسم اللہ بھی پڑھی جائے گی۔

سوال: آمین بالجہر کا کیا حکم ہے؟

جواب: جہری نمازوں میں امام اور مقتدی کے لئے اونچی آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔ اس کے ثبوت پر متواتر احادیث، آثار صحابہ اور ائمہ محدثین کی تصریحات شاہد ہیں۔

❀ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ کے بعد بآواز بلند آمین کہا۔''

(سنن التّرمذي : 248، سنن الدارقطني :334/1، ح : 1269، شرح السّنة للبغوي : 586، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ بغوی (۵۸۶) نے ''حسن'' امام دارقطنی رحمہ اللہ (۱۲۶۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (اعلام الموقعین :۳۹۶/۲) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تغلیق التعلیق :۲۳۶/۱) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَلَهُمْ رَجَّةٌ فِي مَسَاجِدِهِمْ بِآمِينَ، إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحة: ٧).

''میں نے دیکھا کہ لوگ مسجد میں آمین کہتے ہیں۔ آمین کہتے وقت ان کی آواز کی گونج سنی۔ یہ اس وقت ہوتا، جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: 425/2، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام مسلم رحمہ اللہ (۲۶۱ھ) فرماتے ہیں:

''اس بارے میں روایات متواتر ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بالجہر کہی۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی پر دلالت کناں ہے۔''

(التّمييز، ص181)

❀ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

''یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں امام ہوتے، تو اس طرح آمین کہتے کہ مقتدی سن لیتے، یہی سلف کا عمل ہے۔''

(المحلّٰی بالآثار: 294/2)

بھائیو! سنت کی محبت میں جیو۔ اسی میں دنیا وآخرت کا فائدہ ہے۔ مذہبی تعصب کی آڑ میں سنتیں رد کرنا بدنصیبی ہے۔

سوال: التحیات میں انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنانا کیسا ہے؟

جواب: التحیات میں انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنانا اور انگشت شہادت سے

اشارہ کرنا سنت ہے۔(سنن ابی داود:۹۵۷،نسائی:۱۲۶۵،ابن ماجہ:۹۱۲،وسندہ حسن)

سوال: مقتدی رکوع سے اٹھتے وقت ''ربنا لک الحمد'' سے پہلے''اللھم'' کہے گا؟

جواب: اللھم ربنا لک الحمد کہنا بھی سنت ہے۔(بخاری:۷۹۶،مسلم:۴۰۹)

سوال: سلام پھیرتے ہوئے اگر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے اگر مقتدی کا سانس ٹوٹ جائے،تو کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: سجدہ کرتے ہوئے ران اور پنڈلی کو کتنا کشادہ کرنا چاہیے؟

جواب: کم ازکم اتنا کہ ران پیٹ یا کہنیوں سے نہ ملے اور پنڈلی سرین سے نہ ملے۔

سوال: عورتیں سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھڑی کریں گے یا بچھائیں گے؟

جواب: مردوں کی طرح عورتیں بھی سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھیں گے، سجدہ کے طریقہ میں مرد وزن میں کوئی فرق حدیث سے ثابت نہیں۔

سوال: کیا امام ثناء پڑھ کر مقتدیوں کا انتظار کرے یا قرأت شروع کردے؟

جواب: قرأت شروع کردے۔

سوال: امام کے سلام پھیرنے کے وقت جو شخص جماعت میں شامل ہو، کیا وہ تشہد مکمل پڑھے یا کھڑا ہوجائے؟

جواب: اسے تشہد پورا پڑھنے کی ضرورت نہیں، امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو جائے، کیونکہ یہ تشہد اس پر ضروری نہیں۔

سوال: کیا رکوع میں سبحان ربی العظیم وبحمدہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب: رکوع میں سبحان ربی العظیم وبحمدہ نہیں پڑھنا چاہیے، کیونکہ ان الفاظ سے

کوئی دعا حدیث میں وارد نہیں ہوئی، البتہ رکوع میں ''سبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھنا ثابت ہے۔
(مسند الإمام أحمد : 343/5؛ وسندهٗ حسنٌ)

سوال: درود میں لفظ ''سیدنا'' کا اضافہ کیسا ہے؟

جواب: درود میں ''سیدنا'' کے الفاظ وارد نہیں ہوئے، اس لیے نماز میں درود کے وہی صیغے پڑھنے چاہیے، جو حدیث میں ثابت ہیں۔ البتہ نماز کے علاوہ درود میں ''سیدنا'' کے الفاظ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: جماعت کے بعد اجتماعی ہیئت میں بآواز بلند ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بدعت ہے۔ اسلاف امت ایسا نہیں کرتے تھے۔ جماعت کے بعد مسنون اذکار آہستہ آواز سے اور انفرادی ہیئت سے کرنے چاہیے۔

سوال: کیا سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع میں تطبیق کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رکوع میں تطبیق یعنی دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں کے درمیان کر لیتے تھے۔ (صحیح مسلم : ۵۳۴) یہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کیا کرتے تھے، بعد میں منسوخ ہو گیا اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا سنت ہوا۔ (مسلم : ۵۳۵) ممکن ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نسخ کا علم نہ ہوا ہو اور وہ پہلے طریقہ پر عمل کرتے رہے ہوں۔

سوال: رکوع کی تسبیح میں ''سبحان ربی العظیم'' کی بجائے ''سبحان ربی الکریم'' کہنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔ دعا کے وہی الفاظ کہنے چاہیے، جو وارد ہوئے ہیں۔

سوال: کیا دو سجدوں کے درمیان دعا ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں، اس مقام پر ''رب اغفر لی رب اغفر لی'' پڑھنا مسنون ہے۔

(سنن أبي داود : 874، سنن النّسائي : 1070، سنن ابن ماجه : 897، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: کیا دوسجدوں کے درمیان دعا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي ...... ثابت ہے؟

جواب: یہ روایت سنن ابی داود (۸۵۰) وغیرہ میں آتی ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے، حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ البتہ صحیح مسلم (۲۶۹۷) میں اس کا ایک شاہد ہے۔ معلوم ہوا کہ دوسجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال: نماز پڑھی، دل میں وسوسے آئے، کیا نماز کا اعادہ کرسکتا ہے؟

جواب: نماز کا اعادہ نہ کرے۔ آئندہ نماز میں خیالات سے اجتناب کرے، اگر وسوسہ پیدا ہو، تو تعوذ پڑھ کر تین بار بائیں جانب دھتکار دے۔ (مسلم: ۲۲۰۳)

سوال: کیا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آہستہ آمین کا ذکر ہے؟

جواب: مسند الامام (۳۱۶/۴) سنن الترمذی (۲۴۸) مسند الطیالسی (۱۰۲۴) سنن الدارقطنی (۳۳۴/۱، ح: ۱۲۵۶) المستدرک علی الصحیحین (۲۳۲/۲) وغیرہم میں امام شعبہ رحمہ اللہ نے ''واخفی بہا صوتہ'' کے الفاظ بیان کئے ہیں۔ یہ الفاظ امام شعبہ کی خطا ہیں، جبکہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ''مد بہا صوتہ'' (بلند آواز سے آمین کہی) کے الفاظ بیان کئے ہیں، یہی درست ہیں، انہیں بوجوہ ترجیح حاصل ہے۔

وجہ اول:

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے بارے میں امام ابوزرعہ رحمہ اللہ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا:

''اس مسئلہ میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی حدیث اصح ہے۔''

(سنن الترمذي تحت الحديث : ٢٤٨)

۞ حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس حدیث کے متن میں امام شعبہ رحمہ اللہ کی خطا واضح ہے۔''

(السنن الکبری : ٥٧/٢)

۞ اسی لئے تو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس حدیث میں ائمہ حدیث امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں۔''

(إعلام الموقعين : ٢٨٦/٢)

۞ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام شعبہ نے جو یہ کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز پست کی، یہ امام شعبہ رحمہ اللہ کی خطا ہے۔''

(التمييز، ص : ٤٨)

۞ حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''حدیث کا علم رکھنے والے متفق ہیں کہ شعبہ اور سفیان میں اختلاف ہو جائے، تو سفیان ثوری رحمہ اللہ کی بات ہی مانی جائے گی۔''

(الخلافيات : ٦٤/٤، مختصره)

۞ نیز فرماتے ہیں:

''امام بخاری رحمہ اللہ جیسے حفاظ کا اتفاق ہے کہ امام شعبہ رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کرنے میں خطا کی ہے۔ یہی روایت علاء بن صالح اور محمد بن سلمہ بن کہیل رحمہما اللہ نے بھی بیان کی ہے اور وہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے ہم نوا ہیں۔''

(معرفة السنن والآثار : ٣٦٠/٢)

✿ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''حفاظ حدیث متفق ہیں کہ امام شعبہ رحمہ اللہ کو اس حدیث میں غلطی لگی ہے۔''

(خلاصة الأحكام : ٣٨١/١)

✿ امام شعبہ رحمہ اللہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے:

''سفیان مجھ سے بڑے حافظ تھے۔''

(سنن أبي داوٗد : ٣٣٣٩، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر سفیان ثوری سے کسی کا اختلاف ہو جائے، تو سفیان ثوری کو ترجیح حاصل ہو گی۔ میں نے کہا: شعبہ اختلاف کریں تب بھی؟ فرمایا جی ہاں، تب بھی۔''

(تاريخ يحيىٰ بن مَعين برواية الدوري : ٣٦٤/٣، ت : ١٧٧١)

✿ امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مجھے شعبہ سا محبوب کوئی نہیں۔ میں کسی کو ان کا ہم پلہ نہیں مانتا، مگر جب شعبہ اور سفیان ثوری کا اختلاف ہو تو میں سفیان ثوری کا قول لیتا ہوں۔''

(تقدمة الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : ٦٣/١، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ خود امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا خَالَفَنِي سُفْيَانُ فِي حَدِيثٍ فَالْحَدِيثُ حَدِيثُهٗ .

''سفیان حدیث میں میری مخالفت کریں، تو انہی کی بات قبول ہو گی۔''

(تقدمة الجرح والتعديل : ٦٣/١، وسندهٗ صحيحٌ)

وجہ ثانی:

❁ ابو الولید طیالسی رحمہ اللہ امام شعبہ رحمہ اللہ سے سفیان والی روایت کے موافق الفاظ بیان کرتے ہیں، سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَالَ : وَلَا الضَّالِّينَ، قَال آمِينَ، رَافِعًا بِهَا صَوْتَهُ.

''انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی جب آپ نے 'ولا الضالین' کہا، تو بلند آواز سے آمین کہا۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : ٥٨/٢، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(معرفة السنن والآثار : ٣٩٠/٢)

❁ نیز فرماتے ہیں:

''ممکن ہے امام شعبہ رحمہ اللہ کو اپنی خطا کا علم ہو گیا ہو اور انہوں نے متن میں درستی کر لی ہو۔''

(الخلافيات : ٦٥/٢، مختصره)

❁ امام شعبہ رحمہ اللہ سے ان کے دو شاگردوں وہب بن جریر رحمہ اللہ اور عبد الصمد بن عبد الصمد رحمہ اللہ نے یہ حدیث بیان کی، تو اس میں ''خفض'' یا ''اخفی'' کے الفاظ بیان نہیں کیے، بلکہ قال : آمين 'نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی۔' کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

(صحيح ابن حبّان : ١٨٠٥، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس پر ''باب ان یجہر بامین'' باندھا ہے۔ واضح رہے کہ

سفیان کی روایت کے دوشواہد ہیں۔شعبہ کی روایت کا کوئی شاہد نہیں۔

امام طحاوی حنفی ﷫ لکھتے ہیں:

''شعبہ یہاں خطا کھا گئے ہیں۔وہ حفظ سے بیان کرتے تھے،کتاب کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ روایت بالمعنی کرتے تھے،الفاظ حدیث بیان نہیں کرتے تھے، کیوں کہ وہ فقیہ نہیں تھے، اس لئے جب کسی حدیث کا معنی سمجھنے سے عاجز آ جائیں تو اہل فقہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، جیسا کہ امام مالک اور امام سفیان ثوری ہیں۔''

(شرح مشكل الآثار : ٦/٤، وفي نسخة : ١٧١/٧)

حافظ ابن حجر ﷫ لکھتے ہیں:

''امام سفیان ثوری ﷫ کی دوراویوں نے متابعت بھی کررکھی ہے،جبکہ شعبہ کی کوئی متابعت نہیں کی گی۔اسی لئے نقاد محدثین نے بالجزم سفیان ثوری ﷫ کی روایت کو اصح قرار دیا ہے۔''

(التلخيص الحبير : ٢٣٧/١)

سوال: عدم رفع الیدین کے متعلق سیدنا براء بن عازب ﷛ کی حدیث کیسی ہے؟

جواب: سیدنا براء بن عازب ﷛ سے منسوب ہے:

''رسول اللہ ﷺ نماز شروع فرماتے،تو اپنے کانوں کے قریب تک رفع الیدین کرتے،پھر دوبارہ نہ کرتے۔''

(سنن أبي داوٗد : ٧٤٩، سنن الدّارقُطني : ٢٩٣/١، مسند أبي يعلٰى : ١٦٩٠)

اس کی سند ''ضعیف'' ہے،حفاظ محدثین کا اس حدیث کے ''ضعف'' پر اجماع واتفاق ہے، اس کا راوی یزید بن ابی زیاد جمہور کے نزدیک ''ضعیف وسیء الحفظ'' ہے، نیز یہ

''مدلس''اور''مختلط''ہے،تلقین بھی قبول کرتا تھا۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعِيفٌ، كَبِرَ، فَتَغَيَّرَ وَصَارَ يَتَلَقَّنُ وَكَانَ شِيعِيًّا .

''یہ ضعیف ہے، بڑی عمر میں اس کا حافظہ خراب ہوگیا تھا اور یہ تلقین قبول کرنے لگا تھا، یہ شیعہ بھی تھا۔''(تقريب التّهذيب : ٧٧١٧)

❀ نیز لکھتے ہیں:

اَلْجُمْهُورُ عَلٰى تَضْعِيفِ حَدِيثِهٖ .

''جمہور محدثین اس کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔''

(هدى السّاري، ص ٤٥٩)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ لَا سِيَّمَا وَقَدْ خَالَفَ بِرِوَايَتِهِ الثِّقَاتَ .

''اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے، خصوصاً جب ثقات کی مخالفت کرے۔''

(شرح النّووي : ٣٠٦/١، ٨/٧)

متعدد اہل علم اور ماہر اہل فن نے اس پر سخت جرح کی ہے۔

لہٰذا امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ (المعرفۃ والتاریخ : ٨١/٣)، امام عجلی رحمہ اللہ (تاریخ العجلی : ٢٠١٩) اور امام ابن سعد رحمہ اللہ (الطبقات الکبریٰ : ٣٤٠/٦) کا اس کو''ثقہ'' کہنا اور امام ابن شاہین کا''الثقات (١٥٦١)''میں ذکر کرنا جمہور کی تضعیف کے مقابلے میں قبول نہیں۔ نیز یہ توثیق سیء الحفظ اور تلقین سے پہلے پر محمول ہے۔ یہ روایت سیء الحفظ ہونے اور تلقین قبول کرنے کے بعد کی ہے۔

① یہ حدیث باتفاقِ محدثین ''ضعیف'' ہے۔

❁ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحِ الْإِسْنَادِ .

''اس حدیث کی سند ثابت نہیں۔''

(المَعرفة والتّاريخ للفَسوي : ٣/٨١)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيثُ . ''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(معرفة علوم الحديث للحاكم، ص ٨١، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام حمیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا رَوٰى هٰذِهِ الزِّيَادَةَ يَزِيدُ، وَيَزِيدُ يُزِيدُ .

''الفاظ کی یہ زیادتی یزید (بن ابی زیاد) نے بیان کی ہے۔ یزید زیادتی کرتا ہے۔''

(التّلخيص الحبير لابن حجر : ١/٢٢١)

❁ امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَحَادِيثُ الَّتِي تُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ ثُمَّ لَا يَعُودُ، ضَعِيفَةٌ كُلُّهَا .

''وہ روایات، جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع میں رفع الیدین کا ثبوت اور بعد میں ترک مروی ہے، سب کی سب ضعیف ہیں۔''

(التّمهيد لابن عبد البر : ٩/٢٢١، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام عثمان بن سعید دارمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس صحیح روایت میں ''قلب'' یزید کی طرف سے ہے۔''

(معرفة علوم الحديث للحاكم، ص ٨١)

❁ حافظ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ...... وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ .

''اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہے۔......اس کی حدیث نا قابل حجت ہے۔''

(مختصر السّنن : ٣٦٩/١)

❁ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(المُغني : ٣٥٦/١)

❁ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ عَنْهُ حَدِيثُ الْبَرَاءِ . ''حدیث براء رضی اللہ عنہ ثابت نہیں۔''

(زاد المَعَاد في هَدي خَير العِباد : ٢١٩/١)

② یہ روایت ''ضعیف'' ہونے کے ساتھ ساتھ عام بھی ہے، جبکہ رکوع والے رفع الیدین کی دلیل خاص ہے، لہٰذا خاص کو عام پر مقدم کیا جائے گا۔

③ یزید بن ابی زیاد ''مدلس'' بھی ہے۔ سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا روایت ''ضعیف'' ہے۔

④ یہ الفاظ مدرج ہیں، اہل کوفہ کی تلقین کرنے پر شامل ہوئے۔

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ وہ حدیث ہے، جس سے اہل عراق نے نماز میں رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کی نفی پر دلیل لی ہے، حالانکہ حدیث میں ثُمَّ

لَمْ يَعُدْ (پھر دوبارہ نہ کیا) کے الفاظ نہیں تھے، یہ زیادت یزید بن ابی زیاد کو آخر عمر میں اہل کوفہ نے تلقین کی تھی، اس نے تلقین قبول کر لی، جیسا کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پہلے دور میں مکہ میں اسے یہ حدیث بیان کرتے سنا تھا، اس وقت اس نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے تھے، جو آدمی فنِ حدیث کا اہل نہ ہو، اس کے لیے اس طرح کی ضعیف روایات بطورِ دلیل ذکر کرنا درست نہیں ہے۔'' (كتاب المَجروحين : ١٠٠/٣)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے یہ حدیث ثُمَّ لَمْ يَعُدْ (پھر دوبارہ نہ کیا) کے الفاظ کی زیادتی کے بغیر ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

هٰذَا هُوَ الصَّوَابُ . ''درست یہی ہے۔''

(سنن الدّارقطني : ٢٩٤/١)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سفیان رحمہ اللہ کا میلان ہے کہ وہ یزید کو اس حدیث میں غلط قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: لگتا ہے کہ اسے یہ آخری الفاظ تلقین کیے گئے ہوں اور اس نے قبول کر لیے ہوں۔ نیز سفیان رحمہ اللہ اس حدیث میں یزید کو حافظ نہیں سمجھتے تھے۔''

(إختلاف الحديث، ص ١٢٨)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''(تکبیر تحریمہ کے بعد) دوبارہ رفع الیدین کا ترک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، یزید بن ابی زیاد اس حدیث کو جب پہلے پہل بیان کرتا تھا، تو یہ الفاظ ذکر نہیں کرتا تھا، پھر اس کا حافظہ خراب ہو گیا، تو کوفیوں نے اسے ان الفاظ کی

تلقین کی، اس نے قبول کر لی اور متن کے ساتھ ملا دیا۔''

(الفَصل للوَصل المُدْرَج في النّقل : ۳۹٤/۱)

❁ حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''حفاظ محدثین کا اتفاق ہے کہ ثُمَّ لَمْ یَعُدْ (پھر دوبارہ نہ کیا) کے الفاظ اس حدیث میں مدرج ہیں، یہ یزید بن ابی زیاد کی اپنی بات ہے۔''

(التّلخیص الحبیر : ۲۲۱/۱)

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء کے طریق سے محفوظ الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب تکبیر تحریمہ کہی اور پہلی ہی مرتبہ رفع الیدین کیا۔ ......اس حدیث میں بعض رواۃ کا ثُمَّ لَا یَعُودُ (پھر دوبارہ نہ کرتے) کے الفاظ کی زیادتی نقل کرنا محدثین کے ہاں خطا ہے۔''

(التمهید لما في الموطأ من المَعاني والأسانید : ۲۲۰/۹

❁ امام دارمی رحمہ اللہ اس حدیث کا ضعف ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''اگر سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے (بفرض محال) صحیح بھی مان لیا جائے کہ وہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے صرف پہلی مرتبہ ہی رفع الیدین کیا۔'' دیگر صحابہ کہیں کہ آپ ﷺ نے دوبارہ رفع الیدین کیا ہے، تو دونوں حدیثوں میں اولیٰ یہ ہے کہ اس کی حدیث کو معتبر سمجھا جائے، جس نے دیکھا ہے، کیونکہ آگے تب ہی بیان کیا جا سکتا ہے، جب صحیح طرح دیکھا ہو اور یاد ہو۔ جس نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا، ممکن ہے کہ وہ لوٹ آیا ہو اور آپ کو رفع الیدین کرتے نہ دیکھا ہو۔''

(مَعْرِفة عُلوم الحديث للحاكم، ص ٨٠)

نوٹ:

سنن ابی داود (۷۵۲) وغیرہ والی سند بھی ''ضعیف'' ہے، اس میں ابن ابی لیلیٰ مشہور فقیہ قاضی کوفہ، ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ (۱۴۸ھ) جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف اور سئی الحفظ'' ہے۔

اہل علم نے اس سند کو بھی ضعیف قرار دیا ہے۔

❁ اس حدیث کے تحت امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ . ''یہ حدیث صحیح نہیں۔''

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ضعیف ہونے پر حفاظ محدثین کا اجماع ہے، مثلاً ائمہ سفیان بن عیینہ، شافعی، شیخ بخاری عبد اللہ بن زبیر حمیدی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، بخاری رحمہم اللہ اور دیگر متقدمین وغیرہم۔ یہ سب ارکان حدیث ہیں اور اسلام کے ائمہ حدیث ہیں۔ متاخرین حفاظ میں سے جنہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، ان کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ مثلاً ائمہ ابن عبد البر، بیہقی، ابن الجوزی رحمہم اللہ وغیرہم۔ سبب ضعف یہ ہے کہ یہ روایت یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلیٰ عن البراء ہے۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔ مذکورہ اور دیگر تمام ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ اس حدیث میں یزید بن ابی زیاد کو غلطی لگی ہے۔ اس نے پہلی صرف یہ الفاظ بیان کیے تھے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے۔'' امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

بعد میں میں کوفہ گیا، وہاں اسے یہی حدیث بیان کرتے سنا، تو اس نے ثُمَّ لَا یَعُودُ ''پھر دوبارہ ایسا نہیں کیا۔'' کے الفاظ بڑھا دیے۔ میں نے گمان کیا کہ لازما اسے شاگردوں نے تلقین کیے ہوں گے۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں: ہمارے ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ یزید بن ابی زیاد کا حافظہ بگڑ گیا ہے، یا یہ سیء الحفظ ہو گیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام سفیان رحمہ اللہ کا میلان ہے کہ وہ یزید کو اس حدیث میں غلط قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: لگتا ہے کہ اسے یہ آخری الفاظ تلقین کیے گئے ہوں اور اس نے قبول کر لیے ہوں۔ نیز امام سفیان رحمہ اللہ اس حدیث میں یزید کو حافظ نہیں سمجھتے تھے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے ثُمَّ لَا یَعُودُ ''پھر دوبارہ ایسا نہیں کیا۔'' کی زیادتی کو مدرج کی بحث میں ذکر کر کے فرمایا: یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ یزید بن ابی زیاد کو آخری عمر میں تلقین کی گئی، تو اس نے تلقین قبول کر لی۔ یزید بن ابی زیاد سے اس زیادتی کے بغیر امام سفیان ثوری، امام شعبہ اور ہشیم رحمہم اللہ نے روایت کی ہے۔'' (البدر المنير : ٤٨٧/٣)

سوال: کیا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کا ترک ثابت ہے؟

جواب: اسود تابعی رحمہ اللہ سے منقول ہے:

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

''میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کیا، دوبارہ نہ کیا۔''

(مُصنّف ابن أبي شيبة : ۱/۲۳۷، شرح معاني الآثار للطّحاوي : ۱/۲۲۷)

یہ روایت ''ضعیف'' ہے۔اس میں ابراہیم نخعی رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں، لہٰذا نا قابل قبول ہے۔بعض الناس کو یہ روایت مفید بھی نہیں، کیونکہ وہ قنوت وتر اور عیدین کی تکبیرات میں رفع الیدین کر کے خود اس کی مخالفت کرتے ہیں، یہ تضاد کیوں ہے؟

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهٖ رِوَايَةٌ شَاذَّةٌ لَّا تَقُومُ بِهَا الْحُجَّةُ .

''یہ روایت شاذ ہے، اس سے دلیل نہیں لی جا سکتی۔''

(الخِلافيّات للبيهقي، تحت الحديث : ۱۷۴۸)

سوال: کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ثابت ہے؟

جواب: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ .

''ناف کے نیچے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے۔''

(زوائد مسند الإمام أحمد : 110/1، سنن أبي داود : 756، سنن الدارقطني : 286/1، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 31/2، مصنف ابن أبي شيبة : 391/1)

یہ روایت ضعیف ہے۔اس میں عبد الرحمٰن بن اسحاق کوفی، واسطی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

(تقريب التهذيب : 198، فتح الباري : 523/13)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 224/2)

نیز علامہ انور شاہ کشمیری صاحب نے بھی اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(العرف الشذي :68/1)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعِيفٌ مُتَّفَقٌ عَلٰی تَضْعِيفِهٖ .

''یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے۔''

(شرح النووي : 115/4)

❁ علامہ زیلعی حنفی، حافظ نووی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ عَلٰی تَضْعِيفِهٖ، فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ إِسْحَاقَ ضَعِيفٌ بِالْإِتِّفَاقِ .

''یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے، اس کا راوی عبد الرحمٰن بن اسحاق بھی بالاتفاق ضعیف ہے۔''

(نصب الراية :314/1، خلاصة الأحكام للنووي :255/1، شرح النووي :173/1)

سوال: کیا مرد اور عورت ایک چٹائی پر برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر الگ الگ پڑھ رہے ہیں، تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر باجماعت ہیں، تو عورت مرد کے برابر کھڑی نہیں ہو سکتی، بلکہ پچھلی صف میں اکیلی کھڑی ہو جائے۔

سوال: سورت فاتحہ اور اگلی سورت کے مابین بسم اللہ بلند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ آواز سے؟

جواب: سری نمازوں میں آہستہ ہی پڑھی جائے اور جہری نمازوں میں امام اونچی اور آہستہ دونوں طرح پڑھ سکتا ہے۔

سوال: امام نے سورت فاتحہ کے بعد کچھ دیر خاموشی اختیار کی، پھر قرأت شروع

کی، کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں کچھ حرج واقع نہیں ہوا۔

سوال: کیا امام اور مقتدی کے لیے فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ بسم اللہ سورت فاتحہ کی آیت ہے۔ (سنن دار قطنی: ۱۱۹۰، وسندہ حسن)

سوال: تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنے سے پہلے چھوڑنے چاہییے یا نہیں؟

جواب: چھوڑنے نہیں چاہیے، تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی ہاتھ باندھ لینے چاہییے، چھوڑنے پر کوئی دلیل نہیں۔

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ جب تک امام کے پیچھے دس یا چند متعین تعداد میں مقتدی نہ ہوں، تو وہ نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف گھوم کر نہ بیٹھے؟

جواب: بے دلیل ہے۔

سوال: دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت ہاتھوں سے سہارا لینا کیسا ہے؟

جواب: دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت زمین پر سہارا لے کر اٹھنا سنت سے ثابت ہے۔ (بخاری: ۸۲۴)

سوال: کیا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے پر کوئی حدیث ثابت ہے؟

جواب: ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بارے میں جتنی مرفوع یا موقوف روایات ہیں، سب کی سب ضعیف و غیر ثابت ہیں۔